بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ،

أَمَّا بَعْدُ:

30: سلف صالحین کا موقف بدعتیوں کے تعلق سے- حصہ اوّل

کن سلفیاً علی الجادۃ لفضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں ایک نئے باب سے درس کا آغاز کرتے ہیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں" موقف السلف الصالح من المبتدعة"(سلف صالحین کا موقف بدعتیوں کے تعلق سے)۔

سلف صالحین کا کیا موقف ہے اہل بدعت کے تعلق سے؟اُن کے تعلق سے انہوں نے کیا فرمایا ہے؟اُن کے ساتھ کس طریقے سے انہوں نے وقت گزارا ہے؟بہترین زمانے کے لوگوں میں بعض ایسے لوگ بھی موجود تھے جو بدعتی تھے اور اہل بدعت ہر زمانے میں تاقیامت موجود رہیں گے اہل سنت والجماعت اور سلف صالحین اہل بدعت کے ساتھ کیا رویہ رکھتے تھے اُن کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟اُن کا تعلق کیسا تھا اور آج ہمارا تعلق کیسا ہے؟

یہ اگرچہ بہت اہم موضوع ہے اور اس موضوع پر یعنی بعض علماء نے کتابیں لکھی ہیں، آج تو ہم صرف ایک باب پڑھ رہے ہیں مختصر طور پر بعض علماء نے رسالے لکھے ہیں مکمل کتابیں لکھی ہیں دو دو یا چار چار والیم(Volume) میں، بعض لوگوں نے پی ایچ ڈی حاصل کی ہے، بعض لوگوں نے ماسٹرز کیا ہے اس موضوع کے تعلق سے۔تو آج کی نشست میں ہم مختصر سی بات کرتے ہیں جو شیخ صاحب نے یہاں پر بیان کی ہیں اور جیسا کہ شیخ صاحب کا ایک خوبصورت اور پیارا طریقہ ہے کہ ہر بات بغیر دلیل کے کرتے نہیں ہیں جو بات بھی بیان کی ہے(الحمدللہ)آپ نے شروع سے دیکھا ہے دلیل پر قائم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے علماء جو سلف کے متبعین ہیں جو اتباع کا حق ادا کر رہے ہیں ان کی باتوں میں نور ہے جب آپ ان کی باتیں سنتے ہیں اور دلائل کی روشنی میں اُن باتوں کو سمجھتے ہیں تو الحمدللہ دل میں اطمینان اور سکون پیدا ہو جاتا ہے اور حق بالکل واضح ہو جاتا ہے اور حق کے خلاف جو بھی باطل اُمور ہیں اس موضوع کے تعلق سے وہ بھی واضح ہو جاتے ہیں نمایاں ہو جاتے ہیں تا کہ کسی شخص کے پاس کوئی عذر باقی نہ رہے "کہ علماء نے تو اس موضوع کے تعلق سے کوئی بات نہیں کی ہے ہم کہاں جائیں کس سے پوچھیں، سب لوگ اپنی اپنی باتیں کرتے ہیں امت میں تفرقہ ہے امت میں ناچاقیاں ہیں، ہر گروہ اپنے آپ کو درست کہتا ہے تو معاملات خلط ہو چکے ہیں حق اور باطل خلط ملط ہو چکا ہے، سنت بدعت ہمیں نظر نہیں آرہی کہاں پر سنت ہے کہاں پر بدعت ہے، اہل بدعت اور اہل سنت سب ایک ساتھ ہیں ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے "کسی کے پاس کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔ جب کوئی عالم کوئی بات کرتا ہے اور اپنی بات کو پھر دلائل کی روشنی میں پیش کرتا ہے تو پھر کسی کے پاس کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔ (میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق کو سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین))۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "الحذر والتحذير من أهل الأهواء والبدع المخالفين للسنة"۔ "الحذر" (خود محتاط ہونا) "والتحذير" (دوسروں کو متنبہ کرنا (خوبصورت بات ہے!))۔ یعنی کیا کرنا ہے ہم نے؟ سب سے پہلے ہم نے خود محتاط ہونا ہے اپنے نفس کا حق سب سے پہلے ہے "والتحذير" دوسروں کو آگاہ کرنا دوسروں کو متنبہ کرنا۔ کس چیز سے؟ "من أهل الأهواء والبدع" (اہل بدعت اور اہواء سے)۔ کیوں یہ کون ہیں؟ "المخالفين للسنة" (جو سنت کے مخالفین ہیں)۔

ایک ہی لائن میں تھوڑے سے الفاظ ہیں لیکن شیخ صاحب کیا کہنا چاہتے ہیں اس موضوع کے تعلق سے ان چند الفاظوں میں اپنی پوری بات کا خلاصہ بیان کر دیا ہے۔ "الحذر" سب سے پہلے خود ہم محتاط ہونا چاہتے ہیں ہمارے لیے آگاہی ہے تا کہ ہم بچیں شر سے "والتحذير" اور جب ہم جان لیا ہے تو دوسروں کا بھی حق ہے ہمارے اوپر مسلمان بھائیوں کا اور بہنوں کا تا کہ اُن کو بھی ہم آگاہ کریں متنبہ کریں بدعت اور اہل بدعت سے جو سنت کی مخالفت کرنے والے ہیں "المخالفين للسنة"۔ تا کہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ ہم نے اپنی طرف سے کوئی قاعدے قانون بنائے ہیں اور ہمارے نزدیک ہر بندہ جو ہماری مخالفت کرتا ہے وہ بدعتی ہے، نہیں! ہماری مخالفت نہیں! جو سنت کی مخالفت کرتا ہے وہ بدعتی

ہے۔ بات واضح ہے کہ نہیں یعنی ہمارے اور اہل بدعت کے بیچ میں کیا ہے؟ سنت ہے جو اُس پر قائم ہے اہل سنت میں سے ہے جو اُس کی مخالفت کر رہا ہے وہ اہل سنت میں سے نہیں ہے۔

اب دلائل دیکھیں:

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں" قال صلى الله عليه وسلم: مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ "(جس نے ہمارے اس اُمر میں نئی چیز ایجاد کی ہے جو اُس میں سے نہیں ہے)" فَهُوَ رَدٌّ "(وہ مردود ہے)۔ متفق علیہ حدیث ہے صحیح بخاری کی روایت، صحیح بخاری مسلم میں۔

" وقال صلى الله عليه وسلم "(دوسری دلیل اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)" مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ "((صحیح مسلم کی روایت ہے) جس نے بھی کوئی بھی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا عمل نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں" لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا "ایسا عمل جو ہمارے عمل ہمارے اُمر کے مطابق نہیں ہے یعنی مخالف ہے" فَهُوَ رَدٌّ "مردود ہے وہ)۔

اور ان دونوں احادیث میں سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ رد بدعت اور اہل بدعت کیونکہ رد میں دونوں شامل ہیں، مردود ہے۔ جو نیا عمل وہ لے کر آیا ہے نیا قول لے کر آیا ہے" أَمْرُنَا "کی مخالفت جس میں ہو رہی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان قول، فعل، جو سنت کے مخالف ہے مردود ہے وہ۔

تیسری دلیل" وقال صلى الله عليه وسلم: مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ "(جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی اللہ تعالیٰ کے لیے بغض کیا)" وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ "(اور اللہ تعالیٰ کے لیے دیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہی روکا)" فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ "(تو اس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا (اللہ اکبر))۔

محبت بہت کرنے والے ہیں بغض و نفرت بھی بہت کرنے والے ہیں دینے والے بھی بہت ہیں اور روکنے والے بھی بہت ہیں سوال یہ ہے ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے یہ سارے کام کرتے ہیں؟ مسلمان سے محبت کرنی ہے اللہ تعالیٰ کے لیے کرنی ہے، اگر کبھی نفرت یا بغض کرنا ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا ہے۔ کیا مسلمانوں سے بغض بھی کیا جاتا ہے بغض تو اہل کفر کے ساتھ کیا جاتا ہے؟ جی ہاں! اہل کفر کے ساتھ بغض بھی اللہ تعالیٰ کے لیے بغض ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے دین کو جھٹلانے والے ہیں کفر کا ارتکاب کرنے

والے ہیں اس لیے ہم ان سے نفرت کرتے ہیں۔ تو مسلمانوں میں سے کیسے ممکن ہے؟ جی ہاں! وہ مسلمان جو بدعت کا ارتکاب کرنے والے ہیں جو نافرمانیاں کرنے والے ہیں جو اپنے ربّ کو ناراض کرنے والے ہیں جب اللہ تعالیٰ کے لیے ہم ان کی طرف دیکھتے ہیں تو پھر محبت ممکن نہیں ہے یاد رکھیں۔

وہ مسلمان جو اپنے ربّ کو ناراض کرنے والے ہیں نافرمانیاں کرنے والے ہیں خاص طور پر ایسی نافرمانی جو اس نافرمانی کا ارتکاب کرتے ہوئے بھی نہیں جانتا کہ وہ غلط کر رہا ہے۔ شرابی کو پتہ ہے وہ شراب پی رہا ہے وہ غلط کر رہا ہے کیا ہم شرابی سے محبت کرتے ہیں؟ نہیں! اس سے محبت کرتے ہیں اس کے ایمان کی وجہ سے جو اس کے اندر موجود ہے اور اس سے نفرت کرتے ہیں اس کے شراب پینے کی وجہ سے یہ "الفساق الموحدین" موحد ہے مسلمان ہے، اہل سنت میں سے ہے لیکن نافرمانیاں کرتا ہے، شراب پیتا ہے، جھوٹ بولتا ہے، سود کھاتا ہے (کوئی بھی نافرمانی کرتا ہے) یہ فاسق ہے لیکن ہے تو مسلمان نا فاسق ہے اور فاجر ہے اس کے لیے ہمارے دل میں محبت ہے جتنا اس کے اندر ایمان ہے اور نفرت ہے جتنی وہ نافرمانی کرتا ہے۔

اور جو اہل بدعت ہے اگر بدعۃ مکفرہ ہے تو پھر تو محبت ممکن ہی نہیں ہے اگر بدعۃ غیر مکفرہ ہے تو ان کی حالت بھی فساق والی حالت ہے کہ مسلمان تو ہیں مومن تو ہیں لیکن کیونکہ بدعت کا ارتکاب کرنے والے ہیں اور ان فاسقوں اور فاجروں سے بھی زیادہ بدتر ہیں اور ان سے بغض زیادہ ہے۔

اگر ہم دونوں کو آمنے سامنے رکھیں ایک شرابی کو اور ایک بدعت کرنے والے کو تو زیادہ نافرمان کون ہے؟ بدعتی ہے اس لیے اس سے بغض اس سے زیادہ ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "مَنْ أَحبَّ لِلّٰہِ" (جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی) "وَأَبْغَضَ لِلّٰہِ" (اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض و نفرت کی) "وَأَعْطَى لِلّٰہِ" (اور دیا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے) "وَمَنَعَ لِلّٰہِ" (اور روکا بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے) "فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيْمَانَ" (اس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا ہے)۔ یعنی جو یہ نہیں کرتا تو اس کا ایمان ناقص ہے۔ اس لیے یاد رکھیں کہ جب آپ اہل فسق سے یا اہل بدعت سے ہجر کرتے ہیں تو یہ ایمان کامل کی نشانی ہے کوئی شخص تمہیں بے وقوف نہ بنائے یہ نہ کہے کہ دیکھو یہ کیسا مومن ہے جو بدعت سے دوری اختیار کرتا ہے اہل بدعت سے نفرت کرتا ہے یہ تو ناقص الایمان ہے۔ عجب بات ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم فرماتے ہیں''فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ''اور یہ جاہل لوگ کہتے ہیں کہ اس کا ایمان ناقص ہے! اس لیے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) ایسے دلائل لے کر آئے ہیں تاکہ طالب علم کو پتہ چل جائے کہ جب بات بغض و نفرت کی آتی ہے اہل بدعت سے تو پھر یہ ایمان کی تکمیل کی نشانی ہے ناکہ ایمان کے نقص کی نشانی ہے۔[اور اسے ابو داود نے روایت کیا ہے، رواہ أبو داود]۔

''وقال صلى الله عليه وسلم''(چوتھی دلیل)''مَا مِنْ نَبِيٍّ''(کوئی بھی ایسا نبی نہیں ہے)''بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي''(جسے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کسی اُمت میں مبعوث فرمایا ہو)''إِلاَّ كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ''(اِلا یہ کہ اس کی امت میں سے اس کے حواری ہوں (قریبی دوست ہوں))''وَأَصْحَابٌ''(اور دوست ہوں)۔ حواری خاص دوست ہوتے ہیں ''وَأَصْحَابٌ''عام دوست۔''يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ''(ایسے دوست ایسے اصحاب ایسے حواری جو''يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ''اس کی سنت کو لیتے ہیں)''وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ''(اور اس کے اُمر کی اقتداء کرتے ہیں اتباع کرتے ہیں)''ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ''(پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے)۔ کس کے بعد؟ نبی اور نبی کے صحابہ کے بعد (علیہ الصلاۃ والسلام ورضی اللہ عنھم عن الصحابۃ أجمعین)۔''يَقُولُونَ مَا لاَ يَفْعَلُونَ''(جو خلف ہیں ان سلف کے بعد ان میں سے ایسے لوگ بھی آئیں گے جو بعد میں آنے والے ہیں جب یہ بہترین لوگ چلے جائیں گے ان کے بعد میں آنے والوں میں سے ایسے بھی ہوں گے جو وہ کہیں گے جو وہ کرتے نہیں ہیں''يَقُولُونَ مَا لاَ يَفْعَلُونَ''کہتے کچھ ہیں کرتے کچھ اور ہیں)''وَيَفْعَلُونَ مَا لاَ يُؤْمَرُونَ''(اور کرتے وہ ہیں جس کا ان کو حکم نہیں دیا گیا ہے (سبحان اللہ))۔

رُکتے ہیں ذرا ایک منٹ یہاں پر!

بہترین زمانے کی طرف جاتے ہیں بات صحابہ کرام کے بعد کی بات آرہی ہے ناخلوف کی بات آرہی ہے اگرچہ بدعت، اہل بدعت کی ان کے زمانے میں ابتداء ہوئی غلبہ کس کا تھا؟ اہل سنت کا تھا (وجود بھی اہل بدعت کا تھا اس زمانے میں)۔ ان دو جملوں پر تولیں ذرا''يَقُولُونَ مَا لاَ يَفْعَلُونَ''(کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں)۔ کہتے کیا ہیں؟ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے ہیں اتباع کرنے والے ہیں، صحابہ سے محبت کرنے والے ہیں اتباع کرنے والے ہیں۔اس زمانے سے لے کر آج تک اہل بدعت کو ان دو جملوں پر تولیں ذرا''يَقُولُونَ مَا لاَ يَفْعَلُونَ''کہتے کیا ہیں؟ ہم محبت

کرنے والے ہیں اتباع کرنے والے ہیں۔ کرتے کیا ہیں؟ صحیح محبت کی نشانی کیا ہے؟اتباع۔اتباع کرتے ہیں اہل بدعت ؟نہیں کرتے ہیں۔تو پورا اُتر رہے ہیں یا نہیں اُتر رہے ''يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ''؟

یعنی مثال کے طور پر وحدۃ الوجود کے مسئلے کو لے لیں آپ عقیدے کا مسئلہ ہے اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی تنزیہہ کر رہے ہیں۔ قول کیا ہے؟ تنزیہہ ہے۔ عمل کیا ہے؟اس کے مخالف ہے یعنی (نعوذ باللہ)اللہ تعالیٰ کو زمین پر لے کر آنا یہ کون سی تنزیہہ ہے؟! عرش سے اتار کر فرش پر لے کر آنا یہ کون سی تنزیہہ ہے؟! تنزیہہ تو یہ ہے اللہ تعالیٰ بلندیوں پر ہے عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ تنزیہہ ہے اللہ تعالیٰ کو پاک کرنا ہے (تنزیہہ اللہ تعالیٰ کو پاک کرنا ہے) ہر عیب سے پاک کرنا ہے۔اب تنزیہہ کا راستہ اختیار کرتے کرتے کہاں پر چلے گئے؟! کیونکہ جب نصوص کی روشنی سے دور ہوئے تو پھر تاریکیوں کے علاوہ کیا ملنا تھا اور اندھیرے میں کیا ملتا ہے؟! آپ آنکھیں بند کرکے مجھے دس قدم چل کر دکھائیں یہاں سے لے کر وہاں تک جا سکتے ہیں آنکھیں بند کرکے کتنی ٹھوکریں لگیں گی؟! تو جو تاریکیوں میں رہ کر حق کی تلاش کرے کہاں حق ملے گا اسے؟!

''يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ''۔

جشن میلاد النبی منانے والے کہتے کیا ہیں؟ ہم اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے ہیں۔ کہتے کیا ہیں؟ جو جشن میلاد النبی نہیں مناتے وہ گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کرتے کیا ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے مجھے بتائیں؟ ساری رات جشن ہوتا ہے اور بعض جگہوں پر قوالیاں ہوتی ہیں گانے بجانے ہوتے ہیں اور اکثر لوگوں کی فجر کی نماز چھوٹ جاتی ہے جاگتے جاگتے ساری رات اور بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں غلو کر لیتے ہیں محبت میں غلو کر لیتے ہیں ربّ کا درجہ دے دیتے ہیں! اب گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟''يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ''۔

دوسرا ترازو ''وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ'' اچھا یہ جو کر رہے ہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ کس نے دیا ہے یہ کس نے کہا ہے جا کر لوگوں کو یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے؟ حکم تو دیا ہے نا کسی نے تو کس نے دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو دکھائیں؟! کہاں پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں عرش پر مستوی نہیں ہوں میں آسمانوں پر نہیں ہوں ایک آیت میں دکھا سکتے ہیں؟ کسی حدیث میں آیا ہے؟ عجب بات ہے!

کہاں پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو یا خود اپنا جشن منایا ہو؟ صحابہ کرام نے جشن منایا ہو میلاد کا کہیں پر ہے؟ نہیں۔ تو کس نے حکم دیا ہے؟ خواہش نفس نے (خواہش ہوا نفس)۔ اس لیے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے کیا کہا ہے؟ "من أهل الأهواء والبدع" خواہش نفس کی پیروی کرنے والے بدعت کر کے رہتے ہیں سوال ہی نہیں پیدا ہوتا خواہش نفس ہے۔

اب آگے چلتے ہیں شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "قال صلى الله عليه وسلم" (حدیث کو مکمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) "فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ" (جس نے ہاتھ سے ان کے خلاف جہاد کیا روکا "فَهُوَ مُؤْمِنٌ") "وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ مِنَ الإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ" (اور اس کے بعد ایمان میں سے رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی ایمان باقی نہیں رہتا) "رواه مسلم" (صحیح مسلم کی روایت ہے)۔

کیا مطلب ہے "فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ" کیا ہاتھ سے ان کو روکیں لڑائی جا کر کریں؟ یہ حکم کس کے لیے ہے؟ اُولی الأمر کے لیے۔ اُولی الأمر (حکمران) یا اس کا نائب یا وہ جو استطاعت یا طاقت رکھتا ہے ہاتھ سے روکنے کی۔ گھر کا سربراہ ہے گھر میں بدعت ہوتی ہے ہاتھ سے روکے، حکمران وقت ہے اس کے ملک میں بدعت ہوتی ہے اس کے ماتحت جو سسٹم یا قانون ہے اس کے مطابق ان کی پکڑ ہو۔ حکمران خود کرتا ہے بدعتی ہے کیا کرو گے ہم ہاتھ سے روکیں گے؟ نہیں! یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ اُس نے روکنا تھا نہیں روکا خود بدعتی بن گیا ہے اپنے ربّ کو جواب دہ ہے۔ تو یاد رکھیں جہاں پر نہی عن المنکر کی بات آتی ہے اور ہاتھ سے روکنے کی بات آتی ہے تو وہ عوام الناس کے لیے نہیں ہے۔

نصوص شریعت کو صحیح سمجھنا بہت لازمی ہے اور یہیں سے غلطی ہوتی ہے بعض لوگ غلط سمجھ بیٹھتے ہیں اور ہاتھ کا استعمال کرتے کرتے تلوار کا استعمال کرتے ہیں کیونکہ ممکن نہیں ہے کہ ہاتھ کا استعمال ہو اور بعد میں تلوار نہ ہو! اور خروج کی جو سب سے پہلی سیڑھی ہے وہ یہی ہے کہ نصوص کو غلط سمجھنا ہے جیسے اگلی حدیث میں آرہا ہے (شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے بڑے پیارے انداز میں ترتیب دی ہے) جب شریعت کے نصوص کو صحیح نہیں سمجھا جاتا اپنی خواہش نفس کے مطابق سمجھا جاتا ہے تو پھر گمراہی لازم آتی ہے اور بدعت لازم آتی ہے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اور جب آپ کی

فہم صحیح ہوتی ہے، واللہ! جب فہم صحیح ہوتی ہے نصوص کی تو پھر راستہ بالکل روشن ہو جاتا ہے اور ہدایت کا راستہ بالکل آسان ہو جاتا ہے اور گمراہی ممکن نہیں ہوتی پھر۔

توہاتھ سے جو روکے گا ان کو جہاد کرے گا کون ہے وہ؟ مومن ہے۔ کس نے کہا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنی جو حکمران یا جو مسئول ہے جو ذمے دار ہے (اور ذمے دار صرف حکمران نہیں ہے کسی کے گھر میں بدعت ہوتی ہے ہاتھ سے روکتا ہے وہ اس کا کام ہے تو جو بھی ذمے دار ہے)۔ آپ کمپنی کے مالک ہیں آپ کی کمپنی میں کوئی بدعت کرتا ہے آپ نہیں روک سکتے؟! ہاتھ سے کیسے روکیں گے آپ مارو نہیں اسے نکال دو کمپنی سے یہ ہاتھ سے روکنا ہے کہ نہیں؟ تو ہاتھ سے وہ روکتا ہے جو ذمے دار ہو جس کے پاس پاور ہو ہاتھ سے روکنے کی اور اس میں جو بھی ذمے دار شخص ہے "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤول عَنْ رَعِيَّتِهِ" جو جس کی رعایا ہے چاہے بڑے لیول پر ہو حکمران ہو یا چھوٹے لیول پر ہو کوئی کمپنی ہے کوئی اسٹیبلشمنٹ (Establishment) ہے یا کوئی گھر ہے یا کسی قوم کا جیسے کوئی بزرگ ہوتا ہے بڑا جس کی اطاعت کی جاتی ہے وہ بھی یہاں پر قائم مقام ہوتا ہے۔ توالغرض ہاتھ سے کون روکتا ہے؟ جو ہاتھ سے روکنے کی استطاعت رکھتا ہے ایبیلٹی (ability) رکھتا ہے۔ تو جو ہاتھ سے روکتا ہے اس طریقے سے کون ہے وہ؟ مومن ہے۔

اور جو استطاعت کی موجودگی میں بھی ہاتھ سے نہیں روکتا وہ کیا ہے؟ ناقص الایمان ہے کافر نہیں ہے کیونکہ ایمان کی ضد نقص بھی ہے اور مکمل خاتمہ بھی ہے تو یہاں پر اگر ہاتھ سے نہیں روکتا صاحب الاستطاعت تو اس کے ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے ایمان ناقص ہے لیکن کافر نہیں ہے۔ یعنی غیر مومن سے مراد جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کوئی دلیل بتا سکتا ہے؟ "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ" (جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرے تو وہ مومن نہیں ہے)۔ یعنی کافر ہے کیا؟ نہیں۔ تو "لَا يُؤْمِنُ" سے کیا مراد ہے؟ ناقص الایمان ہے (یہاں پر بھی ویسا ہے)۔

"وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ" زبان سے کون جہاد کرے گا؟ اہل علم جو علم رکھتے ہیں جن کو پتہ ہے کہ یہ غلط ہے۔ اور کس کو پتہ ہے کیا صحیح ہے کیا غلط ہے؟ اہل علم کو پتہ ہے طلاب علم کو پتہ ہے، آپ کو پتہ ہے کہ یہ چیز غلط ہے آپ زبان سے بیان کریں نصیحت کریں۔ حکمران کی نصیحت کا خاص طریقہ ہے رازداری میں نصیحت کی جاتی ہے۔ اگر معاملہ

حکمران کا ہے بدعت کرتا ہے تو اس کو رزداری میں نصیحت کی جاتی ہے سمجھایا جاتا ہے کہ وہ فسق و فجور کا ارتکاب کرتا ہے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے، علی الاعلان منبروں پر نہیں! اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کے پاس کوئی نصیحت ہے حکمران کے لیے "فَلْيَخْلُ بِيَدِهِ" (اس کے ہاتھ تھام لے)۔ہاتھ نہیں تھام سکتے مطلب یہ نہیں ہے کہ ہاتھ نہیں تھام سکتے تو پھر اعلان کرو پوری دنیا میں نیوز چینلز میں یا منبروں پر یا مساجد میں، نہیں نہیں!

ہاتھ پکڑنے سے مراد کیا ہے یعنی لازمی ہاتھ پکڑنا ہے یا قریب جا کر بات کر سکتے ہیں؟ یعنی اتنی راز داری کہ جیسے کوئی شخص کسی کا ہاتھ پکڑ کر قریب ہو جاتا ہے۔ دیکھیں الفاظ دیکھیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی اتنا قریب جا کر اتنی راز داری میں اسے نصیحت کرو اگر وہ مان لیتا ہے تو کام ہو گیا اور اگر نہیں مانتا تو جو اُس کا کام تھا اُس نے اپنا کام کر دیا ہے اُس نے اپنی حجت قائم کر دی ہے اب اُس کی پکڑ نہیں ہو گی۔

آج کل کے زمانے میں کون جا سکتا ہے بیس بیس تو گارڈز ہوتے ہیں کہاں جا سکتے ہیں ہم؟! تو کس نے کہا ہے جاؤ آپ ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن:16) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کرو علماء نصیحت کریں گے جو ان کے قریب ہیں اپنی بات پہنچاؤ، تمہیں اتنی تڑپ ہے اتنی دل میں کوئی تکلیف ہے اچھی بات ہے غلطی دیکھتے ہوئے نہیں برداشت ہوتا تو جو صحیح راستہ ہے وہ اختیار کرو۔ جا سکتے ہو لکھ کر نصیحت کر سکتے ہو لکھ کر نصیحت کرو، ان کا کوئی ای میل ایڈریس ہے اس میں بھیجو نصیحت کرو۔ اگر آپ اس کے اہل ہیں تو لکھو بھیجو، نہیں پڑھتے نہیں سنتے آپ نے اپنا کام تو کر دیا ہے۔ حدیث میں کیا آیا ہے؟ اگر قبول کر لیتا ہے تو الحمد للہ آپ کا کام ہو گیا، نہیں قبول کرتا تو آپ کے ذمے جو کام تھا وہ ہو گیا ہے بات ختم ہو گئی اب، اب آپ کی پکڑ نہیں ہو گی لیکن راستہ صحیح اختیار کرنا ہے۔

یہ خروج کے راستے، منبروں پر بات کرنے سے اور علی الاعلان بُرا بھلا کہنے سے واللہ سوائے فساد کے کچھ بھی نہیں ہے اور آپ دیکھ سکتے ہیں واقعہ خود گواہی دے رہا ہے کہ جہاں پر خروج ہوا ہے وہاں پر بدامنی چھائی ہے وہاں پر قتل و غارت ہوئی ہے اور وہاں پر لوگوں کی حالت کسی سے مخفی نہیں ہے اور اس لیے زبان سے جو طاقت رکھتے ہیں علماء ہیں یہ ان کا حق ہے یہ ان کو دینا چاہیے ہر بندہ زبان سے روکنے والا نہیں ہے۔ اگر روکنے کی تڑپ رکھتے ہو تو پھر علم حاصل کرنے کی

تڑپ بھی رکھو علم حاصل کرو علم کا راستہ اختیار کرو اور پھر جا کر علاج کرو۔ڈاکٹر بننے کی تڑپ ہے لیکن پڑھنا نہیں ہے! تو پڑھو نا میڈیکل میں داخلہ لو ڈاکٹر بنو پھر علاج کرو۔ علاج بھی کرنا ہے لیکن بغیر پڑھے کرنا ہے کیا نتیجہ نکلے گا فساد کے علاوہ کچھ باقی رہے گا؟!

تو یہی فساد ہو رہا ہے امت میں کہ جو زبان سے روک رہے ہیں بغیر علم کے یا علم کے ہوتے ہوئے بھی روک رہے ہیں اور علی الاعلان روک رہے ہیں وہ غلط علاج کر رہے ہیں یہ علاج نبوی طریقہ نہیں ہے یہ علاج اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مخالف ہے اور یہی وجہ ہے کہ غلط علاج کی وجہ سے فساد بڑھتا جا رہا ہے کم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔ دیکھ رہے ہیں آپ ارد گرد دیکھ لیں جہاں پر یہ فساد ہوا ہے وہاں پر کہاں خیر باقی رہا ہے یعنی ملک کی اکانومی (Economy) کی حالت دیکھ لیں آپ، لوگوں کی سوشل حالت کو دیکھ لیں آپ لوگوں کی صحت کو دیکھ لیں، لوگوں کے آپ یعنی مال کو دیکھ لیں ان کی شکلوں کو دیکھ لیں واللہ! کہیں پر کوئی خیر باقی نہیں رہا ہر طرف سے آگ ہی آگ ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے (آمین))۔

"وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ" (اور جو اپنے دل سے جہاد کرتا ہے وہ بھی مومن ہے)۔ دل سے کیا جہاد ہے؟ ان کو بُرا سمجھ لو بھئی۔ اگر بدعتی بدعت کرتا ہے آپ نہ تو اہل اختیار میں سے ہیں کہ اپنے ہاتھ سے روکو، نہ اہل علم میں سے ہیں کہ اپنی زبان سے روکو تو تیسرا کون ہے؟ عوام الناس۔ دل سے بُرا تو سمجھو نا یہی کافی ہے۔ اور دل سے بُرا سمجھنے کے لیے بھی علم کی ضرورت ہے کہ نہیں؟ بغیر علم کے کیا پتہ ہے کہ یہ بدعت ہے یا سنت ہے توحید اور شرک میں جو فرق ہے بغیر علم کے کیسے ممکن ہے؟ اس لیے میں کہتا ہوں کہ بنیادی علم شریعت کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے اور جو اس فرض سے پیچھے رہ رہا ہے واللہ! اس کی زندگی تاریک ہے۔ جانتے ہوئے یا انجانے میں اگر وہ ایسا کر رہا ہے تو زندگی اس کی تاریک ہے اور وہ ہر خیر سے محروم ہے واللہ! دنیا جہان کی ساری مال و دولت پا لے وہ دنیا کا امیر ترین بندہ کیوں نہ ہو لیکن اگر وہ توحید اور سنت کے راستے سے دور ہے تو اس کی زندگی تاریک ہے اور جو کچھ اس نے کمایا ہے وہ یہیں چھوڑ کر جائے گا اس کے ساتھ اس کا عمل جائے گا اگر عمل صالح ہو گا تو خیر ہے اور اگر عمل صالح نہ ہوا تو پھر کوئی خیر باقی نہیں ہے۔

اگلی حدیث پانچویں دلیل شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں " وعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ "(آخری زمانے میں نکلیں گے)۔ کون؟ " قَوْمٌ "(ایسی قوم نکلے گی آخری زمانے میں) " أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ "(کم سن ہوں گے) " سُفَهَاءُ الأَحْلَامِ "(بے وقوف ہوں گے احمق ہوں گے (یعنی صحیح سوچ صحیح حکمت رکھنے والے لوگ نہیں ہوں گے " سُفَهَاءُ الأَحْلَامِ ")). عجب بات یہ ہے کہ " يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ النَّاسِ "(بات کرتے ہیں لوگوں کی بہترین باتوں میں سے)۔ یعنی قرآن مجید کی تلاوت " خیر الکلام کلام اللہ "سب سے بہترین کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یعنی قرآن مجید پڑھیں گے۔ (ایک روایت میں آیا ہے " يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ ")۔

اور روایت میں آیا ہے " يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ "(قرآن مجید پڑھیں گے لیکن حلق سے نہیں اترے گا)۔ حلق سے کیا نہیں اترے گا؟ دو فائدے ہیں: (۱) کثرت سے پڑھیں گے۔ (۲) دل میں نہیں اُترے گا سمجھیں گے نہیں (سبحان اللہ)۔ پڑھنے والے ہوں گے کثرت سے لیکن صحیح سمجھنے والے نہیں ہوگے صحیح (صحیح سمجھ نہیں ہو گی)۔

کیا حالت ہو گی؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ قول کہیں گے لوگوں کے بہترین قول میں سے " يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلَامِ "(اسلام سے خارج ہوں گے) " كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ "(جیسا کہ تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) " مَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ "(جو ان کو پالیتا ہے پس ان کو قتل کرے) " فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرٌ "(ان کے قتل کرنے میں اُجر ہے) " لِمَنْ قَتَلَهُمْ "(جو اُن کو قتل کرتا ہے) " عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "(اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن)۔ [اور یہ بھی روایت صحیح مسلم کی ہے]۔

" يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ " ہمارا زمانہ کون سا ہے؟ (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے (آمین)) وہی زمانہ ہے آخری زمانہ ہے ہمارے زمانے کے تعلق سے بات ہو رہی ہے۔ ایسی قوم نکلے گی " أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ "(کم عمر ہوں گے)۔ آج دیکھ لیں ان خوارج کی سوچ رکھنے والوں کو دیکھ لیں، داعش کو دیکھ لیں، اخوان المسلمین کو دیکھ لیں، القاعدۃ والوں کو دیکھ لیں طالبان کو دیکھ لیں " أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ " بڑے علماء ان میں آپ کو نظر نہیں آئیں گے یہ سب سے بڑی نشانی ہے۔ کبار العلماء جو سلفی علماء ہیں آپ کو کہیں نظر نہیں آئیں گے ان میں، اور جو علم کے دعویدار ہیں ان کا علم آج کے زمانے میں بھی کسی سے مخفی نہیں ہے نہ کل مخفی تھا کسی سے۔

"سُفَهَاءُ الأَحْلَامِ"(بے وقوفیوں کا ارتکاب کرتے رہے ہیں)۔اور اس سے بڑی کیا بے وقوفی ہو گی کہ امت کو ایسے چوراہے پر کھڑا کر دینا جہاں پر فساد کے سوا کچھ ملنے والا نہ ہو اس سے بڑھ کر کیا احمق پن ہو گا کیا بے وقوفی ہو گی! جہاد کے نام پر دہشت گردی پھیلانا یہ عقل مندی ہے! جہاد کے نام پر مسلمانوں کا قتل عام کرنا یہ عقل مندی ہے! جہاد کے نام پر مسلمانوں کے مال وعزت کو خطرے میں ڈالنا یہ عقل مندی ہے!"سُفَهَاءُ الأَحْلَامِ"۔

قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں،اور ایک حدیث میں آیا ہے تم لوگ اپنی نماز کو ان کی نماز کے ساتھ حقارت کی نظر سے دیکھو گے "تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ عِنْدَ صَلَاتِهِمْ"۔صحابہ کرام کی نماز کیسی نماز ہے نماز نبوی(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے براہ راست دیکھا ہے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے لیکن ان کی نماز(جو خوارج ہیں ان کی نماز جو ہے) ظاہراً بڑی خوبصورت ہے حقیقتاً صحابہ سے بہتر کوئی نماز پڑھنے والا نہیں ہے لیکن ظاہراً وہی ہیں۔کثرت سے نماز پڑھنا اور سکون کے ساتھ آرام سے جلد بازی میں نہیں نماز پڑھنا،قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں حلق سے نہیں اترتا!آج دیکھ لیں آپ کہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے ہیں۔مطلب یہ نہیں ہے کہ جو بھی تلاوت کرتا ہے وہ ان میں سے ہے، نہیں! بات یہ ہو رہی ہے کہ جو ان کے راستے کو اختیار کرتا ہے پھر تلاوت کرتا ہے قرآن مجید کی پھر نماز پڑھتا ہے ان کی طرح ان کی بات ہو رہی ہے تو منہج کا صحیح ہونا لازمی ہے منہج میں کوئی خرابی ہے تو پھر واللہ! قرآن پڑھنے کا بھی فائدہ نہیں ہے اور نماز کو بہتر کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔

ہمیں کیا سبق مل رہا ہے؟یعنی صرف نماز کافی نہیں ہے صرف قرآن مجید کی تلاوت کافی نہیں ہے یہ تو وہ لوگ بھی کرتے تھے جو اہل بدعت تھے صحابہ کرام کے زمانے میں۔یعنی قرآن مجید پڑھتے ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں "يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلَامِ"، "يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ"(خارج ہو جائیں گے دین سے)۔اتنی بڑی وعید کبھی سنی ہے آپ نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے؟!رحمت للعالمین ان کو بنا کر بھیجا گیا ہے رحمت للعالمین ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ"!

آج لوگ کہتے ہیں کہ دعوت دو لوگوں کو نماز کی طرف قرآن مجید کی تلاوت کی طرف بس لوگوں کو بلاؤ نماز کی طرف، ان کا عقیدہ کیسا ہے منہج کیسا ہے ضرورت ہی نہیں ہے دیکھنے کی بس نمازی بنا دو ان کو!

یاد رکھیں سب سے اچھی نماز ظاہراً خوارج کی تھی کیا ملاان کو؟! سنیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "مَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ" (جواُن کو پائے گااُن کو قتل کرے)۔ کون قتل کرے گا ہم لوگ قتل کریں گے کس کے لیے حکم ہے یہ؟ اس لیے یاد رکھیں نصوص شریعت، یا جو خطاب الشریعت ہے کس کے لیے ہے یہ جاننا بہت لازمی ہے اور بہت سارے لوگوں سے غلطیاں ہوئی ہیں اس خطاب الشریعت کو جاننے اور سمجھنے میں۔ "مَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ" جواُن کو پائے گاان کو قتل کرے حکمران وقت کے لیے ہے یہ جو اہل اختیار ہیں ان کے لیے ہے۔ حکمران وقت ہے یا ان کا نائب ہے وہ ایک خاص طریقے سے خاص نظام سے وہ بات جنگ کی ہو رہی ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دیکھ لیں آپ کہ الگ سے کسی صحابی نے جا کر جنگ نہیں کی، ایک منظم طریقہ تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین ہیں اور پہلے جا کر مناظرہ ہوتا ہے ان کو سمجھایا جاتا ہے افراد الصحابہ نہیں گئے تلوار لے کر اگرچہ انہوں نے فساد بھی برپا کیا بعض صحابہ کو بھی قتل کیا ہے۔ پتہ ہے خوارج نے بعض صحابہ کا قتل کیا ہے بعض تابعین کا قتل کیا ہے! اس سے پہلے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تلوار اٹھائیں سیدنا علی سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) کو بھیجتے ہیں مناظرہ ہوا سمجھایا گیا کئی ہزار لوگ واپس پلٹے توبہ کی اور جنہوں نے توبہ نہیں کی تلوار اٹھائی ان کے خلاف تلوار اٹھائی گئی۔

میں کیا کہنا چاہتا ہوں؟ کہ اگر اس حدیث سے مراد وہ ہوتی "مَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ" افراد الناس مراد تھے تو پھر صحابہ کرام کیوں اس انتظار میں تھے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا حکم آئے یا اجازت دیں تب ہم جا کر تلوار اٹھائیں؟ صحابہ نے کس طریقے سے سمجھا تھا یہ خطاب کس کے لیے ہے؟ افراد الناس کے لیے ہے تو واللہ! میرا ایمان ہے اگر افراد الناس کے لیے ہے تو صحابہ کرام انتظار نہ کرتے کہ وہ ایک کو قتل کیا صحابی کو دوسرے کو قتل کیا پھر کئی لوگوں کو قتل کیا تو جا کر فوراً بدلہ لیتے اور فوراً قتل کر دیتے (اگر افراد الناس کے لیے ہوتا)، اس انتظار میں نہ ہوتے کہ کوئی اور بھی قتل ہو جائے پھر بعد میں دیکھیں گے ہم، نہیں! یعنی صحابہ کرام سے زیادہ بہادر کون ہے امت میں کوئی ہے؟! کس چیز کے انتظار میں تھے؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حکم کے انتظار میں تھے۔

اس لیے جب بات جنگ کی ہوتی ہے خون ریزی کی بات آتی ہے جلد بازی سے کام نہیں لیا جاتا اپنی عقل اپنی خواہش نفس کے پیچھے نہیں لگا جاتا شریعت کے نصوص کو سامنے رکھا جاتا ہے علماء کے اقوال کو سامنے رکھا جاتا ہے ان کی پیروی

کی جاتی ہے، نصوص کی صحیح فہم کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے۔ اگر نصوص پر عمل کرنا ہے تو پھر ٹھیک سمجھیں صحیح سمجھیں پھر عمل کرو آپ پہلے عمل کر لیتے ہو پھر دوڑتے ہو بھاگتے ہو کہ ہمیں کوئی ثبوت مل جائے کوئی نص مل جائے ہمیں! کیا ملے گا تمہیں؟ جب نہیں ملتا تو صحیح نصوص کی تاویل کر دیتے ہیں تحریف کرتے ہیں باطل تاویل کر دیتے ہیں اور تاویل کے نام پر نصوص کی تحریف کر دیتے ہیں۔

کس کے لیے حکم ہے "مَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ"؟ حکمران کے لیے ہے اصحاب اختیار کے لیے ہے۔ کوئی شخص کہے کہ نہیں سب کے لیے ہے آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟ صحابہ کا عمل ہمارے سامنے ہے۔ ایک ہمیں ثبوت دکھادو کہاں پر ہے جب جنگ کی بات آئی چاہے خوارج کے خلاف ہو یا اہل بدعت کے خلاف ہو یا اہل کفر کے خلاف ہو افراد الصحابہ گئے تھے؟ کبھی گئے ہیں اپنی مرضی کی ہے کبھی؟ جوش و جذبات میں آکر بدلہ لینے کی کوئی بات کی ہے؟ نہیں! ایک منظم طریقہ ہے حکمران کی اجازت ہے اور اس کے بعد جاکر پھر جنگ ہوتی ہے اس کے بعد جاکر جہاد ہوتا ہے۔ اس لیے حکمران وقت کی اجازت جہاد کی شرطوں میں سے ہے شروط الجہاد میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا" (اُن کے قتل میں اُجر ہے) "لِمَنْ قَتَلَهُمْ" (جو ان کو قتل کرے گا) "عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (اللہ تعالیٰ کے ہاں اُجر ہے قیامت کے دن)۔ بشرطیکہ قتل کیسا ہو؟ جیسا کہ حکم دیا گیا ہے شریعت کے نصوص کے مطابق مخالفت میں نہیں۔ اگر کوئی قتل کر لیتا ہے اپنی مرضی کر کے تو پھر اُجر ہوگا یا سزا؟ پھر تو جزا نہیں پھر سزا کا مستحق ہے۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "والمعنِيّ" (اس حدیث کا معنیٰ) "بهذا الحديث" (اس حدیث میں) "هم الخوارج، والمعنِيّ بهذا الحديث هم الخوارج" (اس حدیث میں جو معنیٰ ہیں جو مراد ہیں وہ خوارج ہیں) "وقد قاتلهم أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم" (اور یقیناً اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے ان کے خلاف قتال کیا جنگ کی) "مع علي بن أبي طالب رضي الله عنه" (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ) "في معركة النهروان" (اور اس جنگ کا نام نہروان کی جنگ ہے)۔

آپ دیکھ لیں کہ نہروان کی جنگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کیسے ہوئی اور کس طریقے سے صحابہ کرام نے ایک ساتھ مل کر کوئی بھی ان میں سے الگ نہیں ہوا کسی نے الگ سے گروہ نہیں بنایا کسی نے الگ سے امیر نہیں بنایا بلکہ

سب صحابہ ایک ساتھ تھے ایک کمانڈ تھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا حکم تھا اوران کے ساتھ مل کر سب نے ایک ساتھ جہاد کیا۔اور غلبہ بھی ہوا کہ نہ ہوا؟ غلبہ بھی ہوا کامیابی بھی ہوئی۔کیوں؟ کیونکہ صحیح عمل کیا قرآن اور سنت پر۔

آج جو جہاد کا نعرہ لگانے والے ہیں کیوں کامیابی نہیں ہورہی؟ کہتے ہیں کہ کامیابی ہورہی ہے ہورہی ہے۔ستر سال سے اسیّ سال سے کچھ دیکھا نہیں ہم نے سوائے فساد کے کچھ نظر نہیں آیا ہمیں۔اس وقت فیصلہ فوراً ہوا تھا آج فیصلہ کیوں نہیں ہورہا؟! نہ اہل کفر کے خلاف کوئی فیصلہ ہورہا ہے اور نہ ہی اہل بدعت کے خلاف کوئی فیصلہ ہورہا ہے یہ مسئلہ کیا ہے وجہ کیا ہے کامیابی کیوں نہیں ہوتی؟! اس لیے کہ صحیح عمل نہیں کیا جارہا نصوص کی تطبیق نہیں کی جارہی جیسا کہ نصوص پر عمل کرنے کا حق ہے۔

شیخ صاحب(حفظہ اللہ) فرماتے ہیں''فلهذه النصوص''(یہ جو نصوص ہیں)''المتقدمة''(جو گزر چکے ہیں)''وما في معناها''(اوراس کے معنی میں اور بھی نصوص ہیں)''فقد حذر أئمة السلف من البدع''(آئمہ سلف نے ان نصوص کو مد نظر رکھتے ہوئے بدعت سے آگاہ کیا متنبہ فرمایا)''والمبتدعة''(اوراہل بدعت سے متنبہ فرمایا)''وامتلأت كتبهم''(اوران کی کتابیں بھری ہوئی ہیں)''ومؤلفاتهم''(اوران کی تالیفات بھی بھری ہوئی ہیں)''بالرد على البدع وأهلها''(بدعت اور اہل بدعت کا رد کرتے ہوئے)''والتحذير من ذلك''(اوران سے تنبیہ اور آگاہ کرتے ہوئے)۔

اگلے درس میں ان شاءاللہ اب نصوص سامنے دیکھ لیے ہیں اب دیکھتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت نے ان نصوص کو کیسے سمجھا ہے اوردس کے قریب اقوال ہیں سلف صالحین کے ثبوت کے ساتھ حوالے کے ساتھ بیان کریں گے اگلے درس میں کہ سلف صالحین نے ان نصوص کو کیسے سمجھا،بدعت اوراہل بدعت کے ساتھ ان کا کیا رویہ رہا اور کیا طریقہ انہوں نے اختیار کیا ہے ان کے ساتھ رہنے کا اگلے درس میں ان شاءاللہ بیان کریں گے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش(حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (30: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اوراس خیر کے کام میں شامل ہوجائیں۔